جلد ۳۴	۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش	۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ	۸ فروری ۱۹۴۶ء	نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان، ۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے ایک پاؤں میں آج درد کی شکائت ہو گئی۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہے۔

آج خواتین کے ووٹ دینے کا آخری دن تھا۔ اب قادیان میں پولنگ ختم ہو گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیا یہ فتنہ اور بلا کا وقت نہیں اور خدا کے حکم اور فیصلہ کی گھڑی نہیں؟

”کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدے پورے ہوں۔ حالانکہ دین اسلام نصرانیت کے قدموں کے نیچے کچلا گیا ہے۔ اور ذرہ فکر کرو۔ کہ آیا یہ مصلحت کہ دین کو بچایا جائے تقاضا نہیں کرتی تھی۔ کہ اس صدی کے سر پر کوئی مجدد نشانوں اور دلائل کے ساتھ مبعوث کیا جائے۔ تاکہ وہ اس بنیاد کو توڑے کہ جو اہل صلیب نے بنائی۔ اور تمام دینوں پر اسلام کو غلبہ دیوے۔ اے بھائیو اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور پھر انصاف کے رو سے فکر کرو۔ اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتوے دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہونچیں۔ اور مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے۔ اور فتنے بکثرت پیدا ہو جائیں۔ یہاں تک ان سے دلوں پر لرزہ پڑے۔ اور بے قراریاں بڑھ جائیں۔ پھر باوجود ان تمام آفتوں کے خدا تعالےٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور صدی کا سر اس بادل کی طرح گزر جائے۔ جس میں پانی نہ ہو۔ اور کسی مجدد اور امام کا مونہہ اس میں ظاہر نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آوے۔ باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔ کیا یہ وہ بات ہے جس کو ایمانی فراست قبول کر سکتی ہے۔ یا جس پر ربانی صحیفے گواہی دیتے ہیں۔ کیا یہ فتنہ اور بلا کا وقت نہیں۔ اور خدا کے حکم اور فیصلہ کی گھڑی نہیں۔ اور کیا اسلام کو بری کرنے اور تہمتوں کے دور کرنے کا زمانہ نہیں۔ یا کیا یہ ایسا رخنہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ارادہ نہیں فرمایا کہ بند کیا جائے۔ یا ایسی تقدیر ہے۔ کہ اس رحمان نے نہیں چاہا۔ کہ ردّ کی جائے ہرگز نہیں۔“

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۴۰)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر ... سے شائع کیا

ایڈیٹر غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

ہندوستان میں قحط کا ہولناک خطرہ

از ایڈیٹر

ہندوستان میں ابھی ہولناک عالمگیر جنگ کے اثرات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی کہ ایک خطرناک اور تباہ کن مصیبت قریب سے قریب تر آرہی ہے۔ اور وہ قحط کی لرزہ براندام کر دینے والی مصیبت ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ۱۹۴۳ء میں ہندوستان بنگال میں کال اور قحط کے نہایت المناک مناظر دیکھ چکا اور لاکھوں انسانوں کو نہایت ہی عبرت ناک حالت میں فرشتہ اجل کی نذر کر چکا ہے حالانکہ اس وقت صرف بنگال میں ہی چاول کی فصل برباد ہوئی تھی۔ اور دوسرے صوبوں میں کافی اناج موجود تھا۔ اور وہاں سے لانے کی کوشش بھی کی گئی۔ لیکن اب تو گورنمنٹ ہند یہ کہہ رہی ہے۔ کہ اس سال کے دوران میں پہلے ایک تباہ کن طوفان آیا۔ پھر جنوبی ہند میں بارشیں نہ ہوئیں اور اب پنجاب یو۔پی اور شمال مغربی ہند میں بھی موسم سرما کی بارشیں نہیں ہوئی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا جا رہا ہے۔ کہ ہماری ضروریات سے بہت کم مقدار میں خوراک ہمیں باہر سے مل سکیگی۔ اور ہندوستان کو زیادہ تر اپنے ہی ذرائع اور نظم ونسق پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔

جب صورت حالات یہ ہو۔ جس میں امساک باراں روز بروز اضافہ کرتی جا رہی ہو۔ تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ اور جان ومال۔ عزت وآبرو امن اور چین کی بربادی کا خطرہ کس قدر وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کم از کم اندازہ یہ ہے۔ کہ اس کی زد میں دس کروڑ آدمی آجائینگے۔

اس بات پر بڑی حیرت اور استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ قریباً سارے ہندوستان میں موسم سرما کی بارشیں اتنے عرصہ سے رکی ہوئی ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ شمال مشرق اور جنوب مشرق دونوں مون سون ہوائیں ناکام ہو رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے وسطی شمال اور شمال مغربی ہندوستان میں سردیوں میں بارشیں بالکل نہیں ہوئیں۔

اس ہولناک خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کچھ تجاویز پیش کر رہی ہے۔ اور پبلک کے نمائندے ان کے اچھے یا برے ہونے کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر رہے ہیں اور اپنی طرف سے نئی تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اصل سبب کی طرف توجہ نہیں کی جا رہی۔ اور زمین وآسمان کے خالق اور مالک کی ناراضگی کو دور کرنے اور اسکی رضا حاصل کرنے کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ حالانکہ وہ اپنے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آج سے بہت عرصہ قبل جنگ وجدال اور زلزلوں و بھونچال کی ہولناک تباہیوں سے تنبیہ کرنے کے علاوہ یہ بھی بتا چکا ہے۔ کہ

"اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوجائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائینگے۔ اور بہتیرے ہلاک ہوجائینگے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

اب یہ سب کچھ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ اور اس وقت تک اضافہ کے ساتھ پورا ہوتا رہے گا۔ جب تک انسان خدا تعالےٰ کی پرستش صحیح رنگ میں کرنا شروع نہ کر دینگے۔ اور دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیش نظر نہ رکھیں گے۔ کاش ان مصائب اور آفات سے بچنے کے اس طریق پر عمل کیا جائے۔

یہ کام کا وقت ہے باتیں بنانے کا وقت نہیں

۱۔ جماعت کے دوستوں کو جن کے دلوں میں ان تحریکوں سے (جو بار بار کی جاتی ہیں) کوئی نیکی کا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے۔ کہ جلد از جلد اپنے مقصود اور نیک ارادوں کو پورا کرنے کیلئے قدم اٹھائیں۔

۲۔ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو نبی کے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ خوش قسمت وہ قوم ہوتی ہے۔ جو اس کے ابتدائی زمانہ میں ایمان لا کر خدا تعالےٰ کے نبی کے ساتھ ہر قسم کی قربانی میں شریک ہو جاتی ہے۔

۳۔ سب سے زیادہ بدقسمت وہ شخص ہوتا ہے۔ جس نے نبی کا زمانہ پایا۔ اور خدمت کے مواقع بھی آئے۔ لیکن اس نے خدمت نہ کی۔ اور آسمانی تحریک اور آسمانی آواز کو کمزور کرنے کا موجب ہو گیا۔

۴۔ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کام کا وقت ہے۔ باتیں بنانے کا وقت نہیں۔ خدا تعالےٰ تمہارے دلوں پر نگاہ کئے بیٹھا ہے۔

(۵) تم جانتے ہو۔ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔

۶۔ وہ لوگ جو خدائے واحد کے لئے اپنی زندگی دیتے ہیں وہ موت قبول نہیں کرتے۔ بلکہ زندگی قبول کرتے ہیں۔

۷۔ جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے جان دینے سے دریغ کرتے ہیں۔ وہ زندگی حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ موت کو قبول کرتے ہیں۔

۸۔ تم میں سے ہر عقلمند اپنے لئے خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ کیا وہ موت کو پسند کرتا ہے۔ یا زندگی کو۔ کیا وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کے دین کے لئے اپنی جان پیش کر کے اس کی محبت اور ابدی زندگی کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یا بظاہر اپنی جان بچا کر لعنت کی موت اور گمنامی کی ذلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (از خطبہ جمعہ الفضل ۵ فروری ۱۹۴۶ء) (انچارج تحریک جدید)

آج کا پولنگ

قادیان ۷ فروری آج قادیان میں مستورات کا پولنگ تھا اور ذیل چیمہ کھڈی تھانہ سری گوبندپور اور ذیل ممن تھانہ ڈیرہ بابا نانک میں مردوں کا پولنگ تھا۔ تینوں مقامات کے پولنگ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے مجموعی طور پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔

تفسیر کبیر پارہ تیسواں جزو اول مجلد

کچھ عرصہ سے جلد بندی کی مشکلات کی وجہ سے تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو اول کے مجلد نسخے دفتر میں موجود نہ تھے۔ اسلئے احباب کے تقاضوں کی فوری تعمیل نہ ہو سکی۔ لیکن اب مجلد نسخے مل گئے ہیں۔ اور جن احباب کے آرڈر آچکے ہیں ان کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ احباب اطمینان رکھیں۔ دوسرے خواہشمند احباب بھی اپنے آرڈر اور رقوم معہ محصولڈاک جلد از جلد بھجوا دیں۔ انشاء اللہ انکے ارشاد کی فوراً تعمیل ہوگی۔ بہت تھوڑے نسخے قابل فروخت باقی رہ گئے ہیں۔ احباب عجلت سے کام لیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے مخالفین سے طریق فیصلہ

(۱)

۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا "سردار راجندر سنگھ صاحب متوجہ ہو کر سنیں"۔ اس اشتہار کے ذریعہ حضور نے حضرت باوا نانک صاحب کے اسلام کے سلسلہ میں سردار راجندر سنگھ صاحب کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ نیز حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ اگر سردار صاحب موصوف اس مباہلہ کے ایک سال بعد زندہ رہے۔ اور خدا کی طرف سے ان پر کوئی عذاب نازل نہ ہوا۔ تو ہم سردار صاحب کو ۵۰۰ روپیہ نقد بھی ادا کرینگے۔ مگر سردار صاحب مقابلہ پر نہ آئے اسی وقت سے سکھوں نے اپنی کتب میں ردّ و بدل کرنا شروع کر دیا۔

(۲)

منکرین اعجاز قرآن کو چیلنج دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے۔ تو ایک ہی پہلو سے ہم آزما لیتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی شخص قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام نہیں مانتا۔ تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدا تعالےٰ کی ہستی پر دلائل لکھے۔ بالمقابل ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دینگے اور اگر وہ شخص توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلمبند کرے۔ تو وہ سب دلائل بھی ہم قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دینگے۔ پھر وہ ایسے دلائل کا دعوےٰ کر کے لکھے۔ جو قرآن کریم میں نہیں پائے جاتے۔ یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے۔ جن کی نسبت اس کا خیال ہو۔ کہ وہ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ تو ہم ایسے شخص کو واضح طور پر دکھلا دینگے کہ قرآن کریم کا دعوےٰ فیہا کتب قیمہ کیسا سچا اور صاف ہے۔ اور یا اصل و فطرتی مذہب کی بابت دلائل لکھنا چاہے تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دینگے۔ اور بتلا دینگے۔ کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں"۔

(۳)

ان اللہ غالب علیٰ امرہ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے اور تکذیب سے باز نہ آنے والے علماء پر اتمام حجت کے لئے آپ نے انجام آتھم صفحہ ۳۲ پر ایک طریق فیصلہ لکھا۔ جو ان الفاظ میں درج ہے۔

"فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں"۔

پھر اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اسکو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو"۔

اس طریق کو پیش کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پندرہ برس تک زندہ رہے مگر اے گروہ مولویاں کیا آپ لوگوں نے اس طریق پر فیصلہ کیا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر کس مونہہ سے کہتے ہو۔ کہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی

(۴)

تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲ پر حضور کس تحدی سے فرماتے ہیں۔

"سو اے سننے والو تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہوں"۔

صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں۔

"جس زلزلہ کو اب تم دیکھتے ہو۔ میں کشفی عالم میں پچیس برس سے اسے دیکھ رہا ہوں۔ اگر خدا نے مجھے یہ تمام خبریں پہلے سے نہیں دیں۔ تو میں جھوٹا ہوں"۔

درثمین صفحہ ۱۲۵ اس (زلزلہ) جنگ کے متعلق یہاں تک لکھا۔

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار

وحی حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار
یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار
چمک دکھلاؤنگا اپنے نشان کی پنج بار"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ سنہ ۱۹۰۸ء)

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب آریہ دھرم صفحہ ۳ پر آریوں کو مخاطب کر کے یہ طریق فیصلہ تحریر فرماتے ہیں۔

"بالآخر یہ دل میں آیا۔ کہ پنڈت دیانند کی کتابوں کو آپ سنیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی قرین انصاف سمجھا گیا۔ کہ اگر دیانند صاحب نے نیوگ کے بارے میں صرف اپنی ہی رائے لکھی ہو۔ اور وید کا کوئی حوالہ نہ دیا ہو۔ تو آریہ مذہب پر حقیقی طور سے کوئی الزام نہیں آ سکتا۔ وید پر تو تبھی الزام آئیگا۔ کہ جب وہ ناپاک تعلیم اس کتاب میں پائی بھی جائے۔ جو الہامی مانی جاتی ہے۔ غرض میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دے کر دیانند صاحب کی کتابیں بہم پہنچائیں۔ اور چونکہ سنا گیا تھا۔ کہ پہلے چھاپہ کی ستیارتھ پرکاش کو آریہ صاحب قبول نہیں کرتے۔ اس لئے اس تمام فیصلہ کا دوسرے چھاپہ کی ستیارتھ پرکاش پر مدار رکھا۔ چنانچہ وہ کتاب منگوائی گئی صفحہ ۱۲۳ پر عبارت ہے .... ہاں نیوگ سے شہوت فرو کریں۔ اور اولاد حاصل کریں"۔

(۶)

صفحہ ۴ آریہ دھرم پر فرمایا:۔

"قرآن شریف عربی زبان میں اترا۔ جو اپنے ایک پہلو کی رو سے کامل ہے۔ غرض منن الرحمٰن کو ہم نے اس مدعا سے تالیف کیا ہے۔ کہ تا کامل بولی کے ذریعہ کامل کتاب کا ثبوت دیں۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کتاب کے ساتھ ۵۰۰۰ پانچ ہزار روپیہ کا اشتہار بھی دیا ہے۔ جو شخص چاہے ہم سے پہلے روپیہ جمع کرا لے۔ اگر وہ ثابت کر دیوے۔ کہ وہ دلائل جو اس طرف سے عربی زبان کے ام الالسنہ اور وحی اللہ ہونے کے بارے میں پیش کئے گئے ہیں۔ ایسے دلائل یا ان سے بہتر کسی اور زبان میں پیش ہو سکتے ہیں۔ تو وہ پانچ ہزار روپیہ جو جمع کرایا جائے گا اس کا ہوگا۔ یہ اشتہار صرف کہنے کی بات نہیں۔ بلکہ ہماری طرف سے یہ ایمانی اقرار ہے۔ کہ ہر ایک ایسا شخص جو مقابلہ کرنے کے لئے علمی لیاقت رکھتا ہو۔ یعنی اگر وہ انگریزی کا حامی ہے تو انگریزی دان ہو اور اگر سنسکرت کا حامی ہے تو سنسکرت دان ہو۔ اس کی درخواست آنے کے وقت نقد پانچ ہزار روپیہ ایسی جگہ جمع کرایا جائے گا۔ جو اس کی مرضی کے مطابق اور قرین انصاف ہو۔ غرض اس کا حق ہوگا۔ کہ ہر طرح سے پوری تسلی کر لے"۔

(۷)

پھر صفحہ ۱۳ پر فرمایا:۔

"اگر عیسائی سچے تھے تو اب ہماری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ اگر وہ عربی میں دخل رکھتے تھے۔ تو ہم نے نور الحق کو تالیف کر کے پانچ ہزار روپیہ کا اشتہار دیا۔ اور کہا کہ یہ روپیہ اپنے پاس ہی جمع کرا لیں۔ اور عربی میں بالمقابل کتاب لکھ کر دکھلا دیں۔ سو ایسے چپ ہوئے کہ گویا مر گئے"۔

(۸)

پھر صفحہ ۱۲ پر فرمایا:

"اے منصفو تم خود سوچو کہ ہم اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے صدق کی اور کونسی علامات ہوں گی کہ ہم اپنی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے نقد سو روپیہ ان کو دیتے ہیں۔ اور ان کے پاس جمع کراتے ہیں۔ اب ثابت ہو جائے گا کہ خبیث النفس اور مسیح سے مونہہ پھیرنے والا کون ہے۔ یہی تحریر ہماری بجائے اشتہار کے ہے"۔ خاکسار محمد ابراہیم واقف زندگی

سید غلام الدین احمد صاحب کے متعلق اعلان

سید غلام الدین احمد صاحب بی۔ اے۔ ولد سید فیاض الدین احمد صاحب مرحوم گنگ جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ جب انکو قادیان بلایا گیا۔ تو وہ نہ آئے۔ اس امر کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور نے انکا وقف توڑ کر اخبار میں اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا کہ آئندہ کسی جماعتی عہدہ پر ان کا تقرر نہ کیا جائے۔ لہذا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ

حقیقی کامیابی مناسب حال عمل سے وابستہ ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر۔ ذالک الفوز الکبیر (البروج) یعنی وہ جو ایمان لائے اور اس کے ساتھ اس کے مناسب حال عمل بھی کئے۔ انہیں باغات ملیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

عمل صالح کے معنی ایسے عمل کے ہیں جو مطابقِ حالات ہو۔ اور اگر حالات کے مطابق عمل نہیں ہوگا۔ تو وہ عمل غیر صالح ہوگا۔ عمل صالح کے معنی نیک عمل کے نہیں ہیں۔ بلکہ نیک اور مناسب حال عمل کے ہیں۔ یعنی عمل نیک بھی ہو اور ہو بھی موقع کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے۔ کہ عمل صالح کے نتیجہ میں کامیابی ملے۔ کسی فرد کے یا قوم کے اعمال گو مذہب کے مطابق ہوں۔ اگر مناسب حال نہ ہوں گے تو خدا تعالیٰ کا قانون توڑنے کی وجہ سے نہ کوئی فرد کامیاب ہوگا اور نہ کوئی قوم کامیابی کا منہ دیکھیگی۔

اللہ تعالےٰ کے ہاں سے انعام پانے والے چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح سب سے چھوٹا درجہ صالح کا ہے۔ جب تک کوئی فرد صالح نہیں بن جاتا وہ نہ تو اللہ تعالےٰ کے انعامات حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ اپنے درجہ میں ترقی کر کے شہید صدیق یا نبی بن سکتا ہے۔ صالح اس انسان کو کہتے ہیں۔ جس کے اعمال میں صلاحیت ہو۔ یعنی جس کے اعمال نیک بھی ہوں اور حالات کے مطابق بھی ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دعا انسان کو سکھائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

یعنی اے بے حد کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے اللہ! تو ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تو نے انعام کئے۔ نہ ان کی راہ پر جن کے اعمال کی وجہ سے تو ناراض ہوا۔ اور نہ انہوں نے تیرے در کو چھوڑا۔ پس حالات کے مطابق عمل کرنے سے انسان ترقی کرتا ہے۔ اور حالات کے مطابق عمل نہ کرنے سے وہ ناکام رہتا ہے۔ اس دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی۔

ایک دفتر کا کلرک اگر اپنے دفتر کے وقت دفتر کا کام نہ کرے اور اپنے فرض منصبی کو چھوڑ کر قرآن مجید پڑھنے لگ جائے تو یہ عمل غیر صالح ہوگا۔ حالات کے مطابق دفتر کا کام کرنا عمل صالح تھا۔ مگر اس نے اس کو چھوڑ کر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا۔ بے شک قرآن مجید پڑھنا نیک کام ہے۔ مگر اپنے موقع اور محل کے مطابق یہ نیک کام چونکہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ عمل غیر صالح ہوگا۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے۔ اور اس کے مکان کو آگ لگ جاتی ہے۔ اگر وہ نماز چھوڑ کر آگ نہیں بجھاتا۔ تو وہ عمل غیر صالح کا مرتکب ہوگا۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کو آگ میں جلنا پڑیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک سرکاری ملازم کمرہ بند کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اس کے افسر کو چابیوں کی ضرورت پڑی اور اس نے دروازہ کو کئی بار کھٹکھٹایا۔ اور اس ملازم سے چابیاں مانگیں۔ مگر وہ نماز پڑھتا رہا۔ اور اس نے دروازہ نہ کھولا۔ اس جرم پر اسے نوکری سے الگ کر دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اس کو دروازہ کھول کر چابیاں اپنے افسر کو دے دینی چاہیئے تھیں۔ تو ثابت ہُوا۔ اس سرکاری ملازم کا اس وقت نماز پڑھتے رہنا اور اپنے افسر کو چابیاں نہ دینا حالات کے مطابق عمل نہیں تھا۔ اور دروازہ کھول کر چابیاں دے دینا حالات کے مطابق عمل تھا۔ نماز پڑھنا نیک کام ہے۔ مگر چونکہ موقع اور محل کو نہ دیکھا گیا۔ اس لئے یہ عمل عمل غیر صالح بن گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں۔

"حق یہ ہے۔ کہ فردی اور قومی ترقی ہر عمل خیر سے نہیں ہوتی۔ بلکہ عمل صالح سے ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ اور جس وقت اسلام کو سخت جہادِ عقلی کی ضرورت تھی۔ اس وقت ان کے مذہبی آدمی مصلے بچھا کر اور تسبیحیں پکڑ کر گھروں میں بیٹھے رہے۔ اور ان اعمال سے غافل رہے جو کہ قومی ترقی کے لئے ضروری تھے۔ ان کا کام تھا کہ مسلمانوں میں عملی قوت پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور ان کے اخلاق کو درست کرتے اور علوم جدیدہ کے حاصل کرنے کی ترغیب دیتے۔ اور ان میں اتحاد عمل پیدا کرتے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی نمازیں اور روزے اسلام اور مسلمانوں کو ہلاکت سے نہ بچا سکے"۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۷)

جس طرح نبی سے جدا ہونا ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی کی آواز پر لبیک نہ کہنا ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ آج مسلمان کیوں ذلیل ہو رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ انہوں نے وقت کے نبی کا انکار کیا اور عمل غیر صالح کے مرتکب ہو گئے۔ آج پیغامی کیوں خدا سے دور جا پڑے محض اس لئے کہ انہوں نے وقت کے نبی کی آواز پر لبیک نہ کہا یعنی قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی کی مخالفت کی خلیفۂ وقت کی اطاعت عمل صالح ہے۔ وقت کا امام جو آواز اٹھائے۔ اس پر لبیک نہ کہنا عمل غیر صالح ہے۔ آج جو قربانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشا کے ماتحت کی جائیگی۔ وہی قبول ہوگی۔ اور جو قربانی آپ سے علیحدہ رہ کر کی جائیگی۔ وہ رد کر دی جائیگی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس نکتہ کو خوب سمجھا۔ اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منشا کے عین مطابق ہر قسم کی قربانی کی۔ ان کا ہر عمل عمل صالح تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس جہان میں خوشخبری دی گئی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ضروری ہے۔ کہ موقع اور محل کے مطابق قربانی کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آج اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ "ہمارا اسی راہ میں مرنا"۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں"۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۴-۱۵)

"ہمارا اسی راہ میں مرنا" کیا ہے۔ اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں۔

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے"۔ (الوصیت)

یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دینا اور اسی راہ پر مر جانا ہی ایک فدیہ ہے جس سے کہ اسلام زندہ ہو سکتا ہے۔

خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ سے جس سے اسلام کی حیات وابستہ ہے۔ زندگیوں کو وقف کرنے کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اب ہمارے لئے دو ہی رستے ہیں۔ یعنی یا تو آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پروانہ وار ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ یا پھر وہی راستہ اختیار کر لیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے اختیار کیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ اے موسیٰ جا تو اور تیرا رب دونوں جا کر لڑو ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔ یہ خواہ زبان سے نہ کہیں۔ عمل سے اس کا ثبوت بہم پہنچانا بھی وہی نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ جو حضرت موسیٰ کے وقت رونما ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو کہ جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جائیگا۔ (بدر ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

غرض اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے جو صحابہؓ نے کیں۔ یا بغیر ان قربانیوں کے جو سابق انبیاء کی امتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود کو حاصل کر لیں گے۔ تو ہم سے زیادہ احمق اور غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

"ستیارتھ پرکاش" کی حقیقت اور پنڈت دیانند جی کی علمیت

پچھلے سال جب مسلمانوں اور سکھوں بلکہ عیسائیوں تک نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں سے دل آزار اور غلط غلاظت واقعہ باتیں نکال دی جائیں۔ تو مہاتما موہن داس کرم چند جی گاندھی تک نے کہدیا کہ آریہ سماج کو اس کتاب کے وہ مقامات کتاب سے خارج کر دینے چاہئیں۔ جو کہ دل آزار اور خلاف واقعہ ہیں۔ اس وقت ۹۸ فی صدی آریوں نے اس منصفانہ طریق کی مخالفت کرتے ہوئے کہہ دیا۔ کہ ہم اس کتاب میں کوئی تبدیلی نہ کرینگے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک کمیٹی بھی بنائی۔ مگر ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ آریوں کے دس نیم میں سے چوتھا نیم یہ ہے کہ "سچ کو لینے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے"۔ روزانہ اسے صبح و شام بلند آواز سے پڑھتے بھی ہیں۔ اگر یہ پڑھنا محض رسمی اور بچوں والی رٹ نہیں۔ بلکہ حقیقت تو دیانت پر مبنی ہے۔ تو پھر اس کتاب کے بعض حصوں کا بالکل حذف کر دینا عین آریہ سماج کے اصول میں داخل ہونا چاہیئے۔ اور نہ حذف کرنا یعنی آریوں کی موجودہ ضد ان کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جو قطعاً درست نہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ ایک دو باتیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اس کتاب کے سمولاس ۸ میں دیوتاؤں کی تعداد اور ان کی حقیقت اور نام بتاتے ہوئے لکھا ہے "۳۳ دیوتا"۔ یہ وید کا مقولہ ہے "ترئیس ترنشت ترشتا"۔ اس کی تشریح شتپتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے۔ کہ ۳۳ دیوتا ہیں یعنی آٹھ وشو زمین وغیرہ گیارہ رودر۔ بارہ آدتیہ۔ ایک اندر ایک پرجاپتی ۸ + ۱۱ + ۱۲ + ۱ + ۱ = ۳۳ (۳۳ دیوتا) مذکورہ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ ۳۳ چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں۔" لیکن پنڈت جی کا یہ دعوے کئی لحاظ سے غلط ہے۔

اول سنسکرت زبان کا یہ فقرہ جس کے معنے ۳۳ کئے گئے ہیں۔ اس کے صحیح معنے ۳۳۳ ہیں نہ کہ صرف ۳۳۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ترئیس ترنشت ترشتا
۳ ۳۰ ۳۰۰ } = ۳۳۳

سنسکرت دان اس فقرے کے معنے تنتیس ۳۳ نہیں کرسکتا۔ مگر پنڈت جی نے اس کے معنے کئی جگہ تنتیس ہی کئے ہیں۔ جو کہ صحیح نہیں۔ ان کا بار بار اس کے معنے ۳۳ کرنا دو باتوں میں سے ایک کو ضرور یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے یا تو وہ خود سنسکرت زبان سے بھی پورے واقف نہ تھے۔ یا پھر عمداً دوسروں کو مغالطہ دیا۔

دوم شتپتھ برہمن میں کہیں نہیں لکھا۔ کہ "ترئیس ترنشت ترشتا" کے معنے ۳۳ ہیں۔ پنڈت جی نے یہ شتپتھ برہمن کو بھی بلاوجہ بدنام کیا ہے۔ سوم رگوید کے تیسرے منڈل میں دیوتاؤں کی تعداد ۳۳۳۹ بتائی گئی ہے۔ اور یہ تعداد آگ دیوتاؤں کے علاوہ ہے۔ اگر اگنی دیوتا کو شامل کر لیں۔ جو کہ بہت بڑا دیوتا ہے۔ تو سب دیوتا ۳۳۴۰ ہوتے نہ کہ ۳۳ جیسا کہ پنڈت جی کہہ رہے ہیں۔ لہذا ویدوں کے خلاف ہونے کے باعث بھی یہ دعوے بالکل غلط ہے۔

(۲) ستیارتھ کے سمولاس ۵ صفحہ ۲۲۱ میں سنیاس آشرم کے متعلق بحث کرتے ہوئے پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں۔

سوال۔ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے تو دینے والا نرک کو حاصل کرے۔

جواب۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف فرقہ بند اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر سنیاسیوں کو دولت ملے گی۔ تو وہ ہماری تردید زیادہ کرینگے۔ . . . . جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو عالم اور فیض رساں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہوسکتا۔

دیکھو منو ۱۱-۶
"وِدھانی چ اَنتانی وِدِکیتشو اُتپادایت ہستے دھنم دَدِیات"

ترجمہ: طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت سنیاسیوں کو دیویں۔

سناتن دھرمیوں کو کوستے ہوئے پنڈت جی نے یہ سنسکرت کی عبارت جو کہ انہوں نے منو دھرم شاستر کے چھٹے ادھیائے کی طرف منسوب کی ہے۔ یہ منو دھرم شاستر کا چھٹا ادھیائے چھوڑ اس کے کسی حصے میں بھی نہیں پائی جاتی۔ رشی مہارشی تو دور رہے ایک معمولی انسان بھی انصاف کا اس طرح خون نہیں کرسکتا۔

(۳) خدا کی ہستی کا ثبوت یہ ایک ایسا اہم مضمون ہے۔ جو کہ سوائے دہریت کے باقی مذاہب کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اور اس زمانے میں جبکہ دہریت بعض حکومتوں کا بھی مذہب ہو چکی ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہستی باری تعالےٰ کو ان عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا جائے۔ جو کہ ہر لحاظ سے زبردست اور مضبوط ہوں۔ مگر پنڈت جی نے اس اہم مضمون کو جس ناقص طریق سے بیان کیا ہے۔ اسے دیکھ کر کوئی عالم انسان بغیر افسوس کئے نہیں رہ سکتا۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سمولاس میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔

(سوال) آپ زبان سے ایشور ایشور کرتے ہیں۔ لیکن اسکو ثابت کس طرح کرتے ہیں۔

(جواب) سب پرتکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے "اندری ارتھم سنکرش اوتپنم - یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے۔" (ستیارتھ صفحہ ۲۷۶)

پنڈت جی کا مطلب یہ ہے کہ فلسفے نے جو کئی قسم کے دلائل بتائے ہیں۔ ان میں سے پرتکش اور انومان وغیرہ دلائل خدا کی ہستی کو ثابت کرتے ہیں۔ اور مشہور فلاسفر مہرشی گوتم کی کتاب نیائے درشن سے بھی یہی ثابت ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کا یہ دعوے بھی صحیح نہیں۔ بلکہ مہرشی گوتم کی کتاب نیائے درشن بڑے زور سے اس کے خلاف یہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ پرتکش نامی دلیل سے خدا کی وراء الوراء ہستی ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوسکتی۔

ہم یہاں قارئین کرام کی واقفیت کے لئے پرتکش کی تعریف اور اس کی اقسام اور حقیقت بیان کرتے ہیں۔ پرتکش کے لفظی معنے بالکل ظاہر کے ہیں۔ اور مہرشی گوتم نے پرتکش دلیل کی یہ تعریف کی ہے۔ "اندریارتھ سنکرش اتپنم گیانم اویپدیشیم ویبھی چار ویوسایاتمکم پرتکشم" اس کا ترجمہ مشہور آریہ سماجی عالم پنڈت درشن آنند نے یہ کیا ہے۔

"حواس خمسہ اور چیز کے تعلق سے جو گیان پیدا ہو۔ وہ یقینی اور شک سے خالی ہو۔ اور وہ نام وغیرہ لینے کے طریق پر نہ ہو اسے پرتکش کہتے ہیں"۔

یہ پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) چاکشوک یعنی آنکھ سے ہونے والا پرتکش جس سے چیز کے رنگ شکل اور لمبائی چوڑائی وغیرہ کا علم ہوتا ہے۔ (۲) شروتر پرتکش جو کانوں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ جس سے آواز کے اچھے بُرے اور اس کے مطلب کا گیان ہوتا ہے۔ (۳) گھران پرتکش جو ناک سے ہوتا ہے۔ اس سے خوشبو اور بدبو کا علم ہوتا ہے (۴) رسنا یعنی زبان سے جو پرتکش ہوتا ہے۔ جس سے کڑوے میٹھے اور کھاری وغیرہ رسوں کا گیان ہوتا ہے۔ (۵) تواک پرتکش جو کھال کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جسے لمس کہتے ہیں۔ اس سے گرم سرد اور نرم اور سخت کا گیان ہوتا ہے (نیائے درشن صفحہ ۸)

پرتکش نامی دلیل کی تعریف اور اس کی اقسام کے دیکھنے سے صاف ثابت ہے کہ پرتکش دلیل سے صرف وہی اشیا معلوم ہوسکتی ہیں۔ جن کا ادراک حواس خمسہ سے ہوسکتا ہے۔ نہ کہ خدا تعالےٰ کی ذات اس سے ثابت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ مہرشی گوتم جی نے اس بات کو اور بھی واضح طریق سے بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

سوال۔ دلائل کتنی قسم کے ہوتے ہیں۔

جواب۔ پرتکش۔ انومان۔ اپمان اور شبد یہ چار قسم کے دلائل ہوتے ہیں۔

سوال۔ اگر پرتکش اور انومان دو قسم کے ہی پرمان (دلیلیں) مانی جائیں تو کیا ہرج ہوسکتا ہے۔

جواب۔ انومان بھی پرتکش (ظاہر نظر آنے والی چیزوں) کا ہوسکتا ہے۔ انومان پر عام لوگ

کام کرسکتے ہیں۔ پرتیکش انسان اور حیوان کے واسطے یکساں ہے۔ اس واسطے جو لوگ مذہب کی تحقیقات کرنا چاہیں ان کے واسطے یہ دونوں دلیلیں (پرتیکش اور انومان) فضول ہیں کیونکہ روح آئینہ عقل وغیرہ حواس خمسہ سے محسوس نہ ہونے کے باعث پرتیکش دلیل سے نہیں معلوم ہوسکتے اور ان کے پرتیکش (ظاہر) نہ ہونے پر انومان بھی نہیں ہوسکتا۔ ان مذہبی امور خدا (روح وغیرہ) کے واسطے شبد وغیرہ دلیل کی ضرورت ہے (نیائے درشن ص)

مہرشی گوتم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ دلائل چار قسم کے ہیں پرتیکش[1] - انومان[2] - اپمان[3] اور شبد[4] پہلی دونو قسمیں تو صرف ٹھوس اور حواس خمسہ سے معلوم ہونے والی اشیاء کے ثابت کرنے میں کام دے سکتی ہیں اس لئے یہ دونو دلیلیں حیوان اور انسان دونو کے لئے یکساں ہیں۔ یعنی جس طرح انسان کسی چیز کو کھا کر چھو کر یا سونگھ کر اس کے ہونے کا پتہ لگا سکتا ہے۔ ویسے ہی حیوان بھی پتہ لگا سکتا ہے۔ مگر مذہبی تحقیقات کے لئے یعنی خداوند عالم کی ہستی ثابت کرنے میں یا روح کی حقیقت معلوم کرنے میں پرتیکش اور انومان یہ دونوں دلیلیں بالکل کام نہیں دیتیں اس لئے ایسی اشیاء کے ثابت کرنے کے لئے شبد وغیرہ دلائل بنائے گئے ہیں مگر سوامی جی کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ آپ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں پرتیکش کو پیش کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی مہرشی گوتم کی کتاب نیائے درشن کا نام لیکر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گویا مہرشی گوتم بھی اسبات کے مدعی ہیں کہ ہستی باری تعالےٰ کو ثابت کرنے کے لئے پرتیکش دلیل کافی ہے۔ حالانکہ مہرشی گوتم صاف الفاظ میں اس کی تردید فرما رہے ہیں۔ اب قارئین کرام غور فرمائیں کہ جس کتاب میں ایسی غلط بیانیاں جا بجا کی گئی ہوں۔ اور اس کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہو کہ "ہم سچ کو لینے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں"۔ پھر ان غلط بیانیوں کو نکالنے سے ملک میں امن واتحاد بھی قائم ہوتا ہو تو ایسی حالت میں کیا آریوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ اس کتاب کی خلاف واقعہ اور دلآزار باتیں خارج کردے۔ اب تو آریہ صاحبان کے لئے صرف دو ہی راستے باقی ہیں۔ یا تو پنڈت جی کی ان غلط بیانیوں کو صحیح ثابت کریں۔ اور اگر "منو دہرم شاستر سے وہ عبارت نکال کر دکھا دیں جو پنڈت جی نے اسکی طرف منسوب کی ہے۔ تو میں ایک سو روپیہ انعام دونگا اور اگر ان باتوں کو صحیح ثابت نہیں کرسکتے۔ تو پھر دوسرا راستہ یہ ہے کہ اپنے چوتھے نیم پر عمل کرتے ہوئے ایسی غلط بیانیوں کے غلط ہونے کا اعلان کردیں اور انہیں کتاب سے نکال دیں۔

(خاکسار ناصر الدین عبد اللہ جتر ویدی از قادیان)

بمبئی میں کمیونسٹ لیڈروں سے دلچسپ گفتگو

دنیا کی اصلاح کا تجربہ شدہ طریق بہتر ہے یا غیر تجربہ شدہ

بعض کمیونسٹ لیڈروں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے ان کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ ذیل میں مکالمہ کی صورت میں ان کے ایک لیڈر سے جو تبادلۂ خیالات ہوا درج کرتا ہوں۔

۶ صلح ۱۳۲۵ھش بروز اتوار چار مرتبہ جانے کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے کہا۔

کمیونسٹ - آپکو بہت تکلیف ہوئی مجھے اس کا افسوس ہے۔

احمدی - مجھے خوشی ہوئی کہ میں ایک ایسے صاحب سے ملاقات کر رہا ہوں جو بوجہ کثرت کام عدیم الفرصت ہیں۔

کمیونسٹ - خیر یہ آپکی نوازش ہے۔ فرمایئے کیا حکم ہے۔

احمدی - مجھے اس وقت صرف آپ سے کوئی فرصت کا وقت معلوم کرنا ہے۔ جب حاضر ہو کر آپ سے کچھ استفادہ کرسکوں۔ کیونکہ اس وقت آپکو اور بھی کام ہونگے

کمیونسٹ - کل تو میں گجرات کاٹھیا واڑ وغیرہ جارہا ہوں اور ۱۱ کو واپسی ہوگی ۱۲ کو آپ تشریف لائیں۔

احمدی - ۱۲ کو ہفتہ ہے اور ۱۳ کو اتوار لہذا ۱۳ تاریخ اتوار کا دن بہتر ہے۔ کس وقت حاضر ہوں۔

کمیونسٹ ۵ بجے سے ۶ بجے تک ٹھیک وقت ہے۔ موضوع کیا ہوگا؟

احمدی - حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ کی تعمیل میں آپ سے کمیونزم کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا جہاں سے بھی کوئی اچھی چیز ملے اسے لینا۔ میں نے مختلف مذاہب کی کچھ سٹڈی کی ہے۔ اسی طرح نئی تحریکوں کی بھی۔ کمیونزم کے متعلق مزید علم حاصل کرنے کے واسطے آپ سے کچھ سوالات کرونگا۔

مجھے ممبران کمیونسٹ پارٹی سے بہت ہمدردی ہے۔ کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے یہ لوگ بے لوث اور تندہی سے کام کرتے ہیں۔ اور غرباء کی ہمدردی اور مساوات قائم کرنے کا دعوےٰ جو اسلامی تعلیم کا ایک پہلو ہے۔ گو مجھے حصول سے اختلاف ہے۔ سوالات میں اگر آپ کو کوئی بات ناگوار خاطر ہو۔ گو میں اپنی طرف سے پوری احتیاط کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش کرونگا تو اس کی قبل از وقت معافی چاہتا ہوں۔

کمیونسٹ - مضائقہ نہیں آپ اتوار کے روز ۵ بجے تشریف لائیں اور جو چاہیں پوچھیں۔

۱۳ ر صلح کمیونسٹ ہیڈ کوارٹرز میں

احمدی ابتدائی چند ایک سوالات جو بظاہر غیر متعلق معلوم ہونگے دریافت کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

کمیونسٹ :- آپ فرمایئے۔

احمدی - آپ ابتداء ہی سے دہریت کی طرف مائل تھے۔ یا پہلے آپ کے خیالات اہل تشیع حضرات کے سے تھے۔

کمیونسٹ - آپ کی دہریت سے مراد؟

احمدی - میں سوال کو بالکل واضح کردیتا ہوں کیا آپ اس موجوداتِ عالم کا پیدا کرنے والا خالق اور مالک ایک ہستی بالارادہ کو مانتے ہیں؟

کمیونسٹ - خدا کے متعلق مختلف مذاہب نے جو تصورات پیش کئے ہیں۔ مجھے ان سے اتفاق نہیں وہ تو بت پرستی ہے۔

احمدی - میں اس بات میں آپ سے متفق ہوں۔ حتیٰ کہ مسلمانوں نے بھی اس کی ہستی کے تصور کو بگاڑ دیا ہے۔ بہشت اور دوزخ بھی غلط رنگ میں اسلامی تعلیم کے برعکس پیش کیا جاتا ہے۔

کمیونسٹ - مادی رنگ دیا گیا ہے۔

احمدی - میری غرض تو صرف یہ ہے آیا آپ ہستی باری تعالےٰ کے قائل ہیں یا نہیں؟ تصور سے اس وقت بحث نہیں۔

کمیونسٹ - انسانی محنت کے نتیجے نکلتے اور کوششیں ثمر ور یا بے ثمر ہوتی رہتی ہیں۔

(ایک صاحب آئے۔ کہ میٹنگ کا وقت ہوگیا ہے)

احمدی - چونکہ آپ کو اس وقت میٹنگ میں شمولیت فرمانا ہے۔ اس واسطے اگر آپ اجازت دیں تو ایک دو باتیں اور دریافت کرلوں۔

کمیونسٹ - فرمایئے۔

احمدی - کیا آپ کے نزدیک اہل تشیع کے خیالات درست تھے؟

کمیونسٹ - جہاں تک شیعہ سنی خیالات کا مسئلہ خلافت سے تعلق ہے مجھے شیعوں سے اتفاق نہیں۔

احمدی - کمیونزم نے انسانی زندگی کا کوئی مقصد قرار دیا ہے؟

کمیونسٹ - غرباء کی حالت سدھارنا اور مساوات قائم کرنا۔

احمدی - اس کو مقصد تو نہیں ایک زینہ یا راستہ کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً لاہور پہنچنے کے واسطے سواری وغیرہ ایک ذریعہ ہوگا۔ مقصد نہیں۔

کمیونسٹ - اس وقت لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں ملتا لہذا اس کے واسطے کوشش اور حصول آزادی کے لئے جدوجہد ایک اہم مقصد ہے۔ جس میں ہم لوگ لگے ہوئے ہیں۔

احمدی - دیکھئے اسلام نے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون انسانی زندگی کا ایک مقصد قرار دیا ہے۔ یعنی پیدا کرنے والے کی اخلاص اور محبت کے ساتھ شکر گذاری اور اس کی رضاء حاصل کرنے کے واسطے اپنی خواہشات پر عاشقانہ رنگ میں موت وارد کرنا اور مخلوقِ خدا کو اپنے اموال میں حصہ دار سمجھ کر ان کی خدمت میں لگا رہنا جیسا کہ فی اموالھم حق للسائل والمحروم سے ظاہر ہے۔

کمیونسٹ - آزادی کے بغیر انسان کوئی کام بھی اطمینان کے ساتھ سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس واسطے ہم تو اس کی فکر میں ہیں۔

احمدی - اچھا آپ یہ فرمایئے۔ آپ کے نزدیک آزمودہ اور مجرب چیز کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔ یا نئی کا؟

کمیونسٹ - جیسا مناسب ہو اگر نئی دوا کے متعلق یہ علم ہوجائے کہ مفید ہے۔ تو اس کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

احمدی - اگر ایک مریض سخت دکھ درد اور تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کو مجرب اور آزمودہ دوا کا استعمال کرانا چاہئے یا نئی کا؟

کمیونسٹ - اگر فی الواقعہ کوئی مجرب دوا ہو تو ایسی حالت میں اسی کا استعمال کرانا چاہئے۔

احمدی - تاریخ شاہد ہے انسانی دکھوں اور دردوں کا علاج انبیاء کے ذریعہ ہوا۔ اور باوجود تکالیف اور مصائب کا تختۂ مشق بنے رہنے کے آخر کار وہی کامیاب ہوئے۔ یا تو اپنی زندگی ہی میں ان کو حکومت بھی مل گئی یا بنیاد رکھی گئی۔ اور ان کے متبعین کو ملی۔

کمیونسٹ یہ ایک سیاست ہوتی تھی کہ لوگوں کی بھلائی کی تعلیم دی جاتی اور غرباء کو ساتھ ملایا جاتا اور مساوات قائم کی جاتی۔ یہی ہم کر رہے ہیں۔

احمدی۔ آپ اس کو سیاست کہیں یا کچھ اور مگر انبیاء خدا کے حکم کے مطابق عمل کرتے اور بلا جبر و اکراہ دوسروں کے سامنے اپنے دلائل رکھ کر منواتے اور تکالیف اٹھا کر قدم آگے ہی آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی اجر کے طلبگار نہیں ہوتے۔

کمیونسٹ۔ تو پھر یہ کام صرف کمیونسٹ ہی کر رہے ہیں۔

احمدی۔ معاف فرمائیے آپ کو یا تو علم نہیں۔ یا یہ تو غلط۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم سے اس پر پورے طور پر کاربند ہے۔ اور اپنے اموال۔ جان۔ اوقات اور آرام و آسائش غرض ہر قسم کی قربانی کر کے مخلوق خدا کی ہمدردی میں مصروف اور ان کی بھلائی کے واسطے باوجود مخالفت کے ہر قسم کی صعوبتوں اور تکلیفوں کا مقابلہ کر کے اپنا قدم آگے ہی بڑھا رہی ہے۔ یہاں تک کہ جان سے مارا جانا بھی جیسے مولوی عبد اللطیف صاحب شہید (کمیونسٹ مجھے تفصیلات معلوم ہیں) اور دیگر بزرگ اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ خوست کے علاقہ میں ایک احمدی کے چچیرے بھائی نے ان کی عدم موجودگی میں ان کی بیوی اور شیر خوار بچہ پر فائر کر کے شہید کر دیا۔ بھی کوئی روک نہیں بن رہا۔ اور یہ سب کچھ حکومت کے حصول کے واسطے نہیں۔ بلکہ رضائے مولیٰ کے واسطے ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے ہم اپنے بانی سلسلہ کی ہدایت

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پر عمل پیرا ہیں۔

کمیونسٹ۔ کام کی کثرت کی وجہ سے کتب وغیرہ کے مطالعہ کا وقت نہیں ملتا۔

(پھر وہی صاحب داخل ہوئے اور کہا میٹنگ کا وقت ہو گیا ہے)

کمیونسٹ۔ کرسی سے اٹھتے ہوئے چلئے۔

احمدی۔ آپ بندہ کو حاضر ہونے کا موقع عطا فرماتے رہیں۔ تو اپنے علم کے مطابق کچھ معروضات کرتا رہوں گا۔ اور اسی طرح آپ کو کتب بھیجنے کی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔ اور تھوڑے وقت میں کافی معلومات حاصل ہو جایا کریں گی۔

کمیونسٹ۔ کل تو میں باہر جارہا ہوں۔ مارچ کے آخر واپسی ہوگی۔

احمدی۔ خیر تو ہے۔ اتنا عرصہ غیر حاضری۔

کمیونسٹ۔ الیکشن کے سلسلہ میں بنگال۔ بہار یو۔پی وغیرہ کے دورہ پر جارہا ہوں۔ آپ شروع اپریل تشریف لاویں۔

احمدی۔ بہت اچھا۔ آپ کی عدم موجودگی میں مرزا اشفاق بیگ صاحب (جو میٹنگ میں شمولیت کے لئے بلانے آئے یہ صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی وکیل ہیں۔ اور جن سے گفتگو ہوئی بیرسٹر) کے نیاز حاصل کیا کرونگا۔

کمیونسٹ۔ ہاں مرزا صاحب یہیں ہوتے ہیں۔

مرزا اشفاق بیگ صاحب۔ آپ ۵ بجے کے بعد بڑی خوشی سے تشریف لایا کریں۔

احمدی۔ انشاء اللہ دفتر سے واپسی پر حاضر خدمت ہوا کرونگا۔

۸ اپریل ۱۹۴۶ء کمیونسٹ ہیڈ کوارٹرز گیٹ پر

احمدی۔ کیا مرزا اشفاق بیگ صاحب یا احمد حسین صاحب ہیں۔

گیٹ کیپر۔ اوپر سے واپس آکر وہ تو نہیں ہیں۔

احمدی۔ اور کوئی صاحب ایڈیٹر صاحب کمرہ میں ہیں۔

گیٹ کیپر۔ سردار جعفری ہیں۔

احمدی۔ ان سے پوچھئیے میں ملنا چاہتا ہوں۔

گیٹ کیپر۔ دریافت کرنے کے بعد۔ آئیے۔

نئے صاحب جو شکل و شباہت سے پنجابی معلوم ہوتے تھے

احمدی۔ جناب کا اسم گرامی۔

نئے صاحب۔ مجھے محمد کلیم اللہ کہتے ہیں

احمدی۔ سجاد ظہیر صاحب (ایڈیٹر نیا زمانہ) سے ایک روز کچھ گفتگو ہوئی تھی وہ تو باہر تشریف لے گئے ہوں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں مرزا اشفاق بیگ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت ملی تھی۔ مگر وہ بھی نہیں۔ اگر ناگوار خاطر نہ ہو۔ اور وقت (اجازت دیتا ہو۔ تو آپ سے کچھ دریافت کرسکتا ہوں۔

محمد کلیم اللہ صاحب۔ بڑی خوشی سے تشریف رکھئے فرمائیے کیا حکم ہے۔

احمدی۔ آپ کا دولت خانہ۔

کلیم۔ میں حیدر آباد کا رہنے والا ہوں۔

احمدی۔ آپ شروع ہی سے یہ ساری کائنات خود بخود مانتے ہیں۔ یا آپ کے خیالات بعد میں بدلے۔

کلیم۔ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور ماحول بھی ویسا ہی ہونے کی وجہ سے ابتداً خدا کی ہستی کا قائل تھا۔ مگر میٹرک پاس کرنے اور خصوصاً ایم۔ایس۔سی ہونے کے بعد تو بالکل تغیر ہو گیا۔ اور سائنس کی ترقی تجربات اور مشاہدات نے خیالات کو بدل دیا۔

احمدی۔ اسلام کا کوئی دعویٰ ایسا نہیں۔ جس کے ساتھ دلیل نہ ہو۔ پھر اس کے بعد عقل و فکر سے کام لینے کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ مگر ملاؤں کے اندھی تقلید کا سبق دینے کی وجہ سے اکثر تعلیمیافتہ نوجوان بدظن ہو گئے۔

کلیم۔ سائنس کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے۔ ہر چیز ترقی کر رہی ہے۔ اور دو یا زیادہ اشیاء کے ملنے سے حیرت انگیز نتیجے نکلتے ہیں۔

احمدی۔ کیا آپ کے خیال میں وہ شخص زیادہ محنت اور قربانی کریگا۔ جو اس زندگی کے خاتمہ کے بعد بھی کسی اجر اور انعام ملنے کا قائل ہوگا۔ یا جو زندگی تک ہی محدود خیال کرے۔

کلیم۔ فقط اپنا فائدہ مدنظر رکھنا تو خود غرضی ہے۔ ہم تو قربانی وغیرہ حصول کامیابی کے واسطے کرتے ہیں خواہ وہ ہمیں ہو یا ہمارے مرنے کے بعد ہماری قوم کو اگر صرف اپنی زندگی کو ہی خوشگوار بنانے کے واسطے انسان محنت اور قربانی کرے۔ تو پھر اعمال کا خاتمہ ہو جائے۔ مثلاً ایک شخص درخت لگاتا ہے۔ مگر وہ مرجاتا ہے۔ اس کا پھل دوسرے کھاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ پھر دوسرے لوگ درخت اگانے چھوڑ دیں۔

احمدی۔ بحیثیت قوم اس کی قربانیاں شاندار ہونگی۔ جس کا خیال ہو۔ کہ افراد کی موت کے بعد بھی محنتوں کا بدلہ ملیگا۔ یا وہ قوم جس کو ناکامی پر ناکامی ہوتی جائے۔ اور کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

کمیونسٹ۔ کامیابی کے واسطے نہ تو ایک جیسا وقت درکار ہوتا ہے۔ اور نہ ایک جیسی محنت اور قربانی۔ دیکھیئے کوئی درخت دو سال بعد پھل دے دیتا ہے۔ اور کوئی بیس سال کے بعد۔ اسی طرح سائنس کے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں ناکامیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ درختوں کو اگانا چھوڑ دیا گیا ہو۔ یا سائنس کے تجربات چھوڑ دیئے جاویں۔ ایک ناکام رہتا ہے تو دوسرا اس کو شروع کر دیتا ہے۔

احمدی۔ اچھا جو بات تجربہ اور مشاہدہ میں آجائے۔ اس پر عمل کرنا بہتر ہے یا غیر مجرب پر۔

کمیونسٹ۔ تجربہ شدہ پر عمل کرنا بہر حال بہتر ہے۔

احمدی۔ تو پھر کمیونزم بالکل نئی چیز ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے جو تعلیم دی۔ اس پر چل کر ہی لوگ کامیاب ہوتے رہے۔

کمیونسٹ۔ ۲۵ سال سے روس میں اشتراکیت کا تجربہ ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے ملک کی حالت سدھار دی ہے۔ ہر شخص سکھ اور چین کی زندگی بسر کر رہا۔ اور کوئی بھوکا نہیں رہتا۔ اور نہ اس کو کام اور روزگار کی تلاش کی فکر لاحق رہتی ہے۔

احمدی۔ کیا کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اپنی قوانین کو اپنا نصب العین قرار دیتی ہے۔ جو روس میں نافذ ہیں۔ یا رد و بدل بھی کرلیا جاتا ہے۔

کمیونسٹ۔ ہم اس کے قائل نہیں۔ کہ ایک ہی قانون ہمیشہ اور ہر جگہ کام آسکتا ہے۔ ضرورت کے وقت اس میں رد و بدل ہو سکتا ہے۔ مگر انفرادی آزادی اور افراد کے آرام و آسائش کے قانون کو جو بنیادی ہے۔ کسی جگہ اور کسی وقت بھی نہیں بدلا جاسکتا۔ یہ انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہی رہیگا۔ اور گورنمنٹ ہی بندوبست کرے گی۔

احمدی۔ روس نے زمینداروں کو زمینیں واپس کی ہیں۔

کمیونسٹ۔ یہ غلط ہے۔ اور روس کے خلاف ایک پروپیگنڈا اسی طرح اور کئی باتیں روس کے خلاف کی جارہی ہیں۔

احمدی۔ کسی بات کے صحیح مان لینے کے واسطے آپ کو کس قسم کا ثبوت درکار ہے۔

کمیونسٹ۔ غیر جانبدار اور معتبر آدمی جو وہاں گئے ہوں اور انہوں نے کوئی کتاب یا آرٹیکل لکھا ہو۔ اس کو مانا جاویگا۔ کیا آپ انگریزی جانتے ہیں؟ میں آپ کو ایک کتاب دونگا۔

احمدی۔ خدا کے فضل و کرم سے مطلب نکال سکتا ہوں اور ضرورت کے وقت ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں گفتگو اور معمولی لیکچر بھی دے سکتا ہوں۔ آپ کتاب ضرور دیجیئے میں اس کا مطالعہ کرونگا۔ اور اس کے بعد انشاء اللہ یہ بھی ثابت کروں گا۔ کہ انفرادی آزادی اور افراد کے تحفظ کا ادعا غلط ہے۔ وہاں تو مشنری کو بیکار سمجھا جاتا ہے۔ اور تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاتی۔

کمیونسٹ۔ مسٹر جونسن ڈین آف کنٹربری وہاں گیا۔ اور حالات کا مشاہدہ کر کے اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ وہاں ہر قسم کی مذہبی آزادی۔ ... ان کے دوسرے پارٹی ممبر تسلیم کرتے ہیں کہ وہاں بعض پابندیاں عائد ہیں تاکہ جھگڑا فساد نہ ہو وغیرہ)

احمدی۔ بہت اچھا۔ آپ کی کتاب کے مطالعہ کے بعد میں اس پر مزید گفتگو کروں گا۔ (کتاب قریباً سوا تین سو صفحوں کی ہے۔ اس کا نام سوویٹ روس اور ہنی صاحب کی لکھی ہوئی ہے)

احمدی۔ یہ تو بتلائیے کہ سرمایہ داری کے تو اشتراکیت سخت خلاف اور اس کی دشمن ہے۔ مگر اشتراکیت میں چھوٹے سرمایہ دار نہیں بلکہ حکومت کی حکومت ہی سرمایہ دار ہے۔

کمیونسٹ۔ سرمایہ دار کیسے۔ وہ تو لوگوں کی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے۔

احمدی۔ آخر کہیں جمع ہو کر ہی تو خرچ ہوتا ہے۔

کمیونسٹ۔ ہاں خزانے میں آتا اور پھر وہاں سے خرچ ہوتا ہے

احمدی۔ اگر سارا روپیہ خرچ ہو جاتا تو یہ جنگ کیسے لڑی جاتی

کمیونسٹ۔ بات یہ ہے کہ ضروریات کے واسطے کچھ رکھا ہی رہتا ہے۔

احمدی۔ تو پھر سرمایہ داروں سے زیادہ یہ سرمایہ داری نہ ہوئی جس کی پیٹھ پر ملک کی تمام دولت ہو۔

کمیونسٹ۔ ہرگز نہیں۔ اپنا سدھار کیا جارہا ہے۔

احمدی۔ ایران سے تیل کے چشموں کا مطالبہ کیوں ہوا؟

کمیونسٹ۔ اس واسطے نہیں کہ روس کو اسکی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ بھی مزدوروں کے فائدہ کے واسطے ہے۔ کہ جب دوسری سلطنتیں غریبوں کا خون چوس رہی ہیں۔ تو ان کو زیادہ مزدوریاں دیکر ان کی تعلیم اور ترقی کا خیال رکھکر ✻

✻ ان کو خوشحال بنایا جائے۔ **احمدی۔** تو یہ طاقت کے بل پر ہی ہے۔ ورنہ کیسے ہو سکتا تھا؟ اسی طرح اگر ان کو باہر مال بھیجنے کی ضرورت ہوگی۔ تو طاقت کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ **کمیونسٹ۔** وہاں تو اپنی ضروریات کو ہی پورا کرنے اور ان کے بہتر بنانے کے واسطے سکیمیں تیار ہوتی ہیں۔ باہر مال بھیجنے کا سوال ہی نہیں۔ **احمدی۔** اگر ضرورت سے زیادہ ہو جائے۔ تو **کمیونسٹ۔** پہلے ضروریات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور پھر اتنا ہی مال تیار ہوتا ہے۔ **احمدی۔** اب وقت زیادہ ہو چکا ہے۔ کتاب پڑھنے کے بعد انشاء اللہ حاضر خدمت ہونگا۔ **کمیونسٹ۔** آپ جب چاہیں تشریف لائیں۔

(خواجہ محمد اسماعیل احمدی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی)

اسلام و احمدیت کے لئے مخلص شیدائیوں کی ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض اسلام کی تجدید دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنا اور دین متین کا قیام ہے۔ جس کے لئے حضرت اقدسؑ نے اپنی جماعت کو ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ نے موجودہ الحاد اور بے دینی کے دور میں دین کے لئے عدیم المثال اور بے نظیر قربانیاں کیں۔ اور کر رہی ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ اس پر بجا طور سے فخر کر سکتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں یہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام و احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے سرفروش اور پرجوش مبلغین و مناد بھیجے ہوئے ہیں۔ اور وہ تبلیغ اسلام میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہیں۔ کیونکہ یہی جماعت احمدیہ کی بنیادی غرض و غایت ہے یہ امر جماعت کے کسی فرد سے پوشیدہ نہیں کہ آج کی کفر و الحاد کی دنیا اس بات کی شدت کے ساتھ متقاضی ہے۔ کہ اسلام و احمدیت کی اشاعت بڑے زور کے ساتھ اور دنیا کے ہر گوشہ میں کی جائے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ جہاں ایک احمدی خواہ وہ تاجر ہو یا ملازم۔ کلرک ہو یا مزدور۔ تبلیغ اسلام میں لگ جائے۔ وہاں اس امر کی بھی بیحد ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوان اپنی ساری زندگی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور خدمت دین کے لئے وقف کر دیں۔ تا کہ جہاں جہاں سے نہایت بے تابی کے ساتھ مبلغین کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ وہاں انہیں بھیجا جا سکے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے اجراء کے وقت جماعت سے جو مطالبات فرمائے تھے۔ ان میں سے وقف زندگی کے مطالبہ کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اور اس پر بہت سے نوجوان لبیک کہہ چکے ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ اور باہمت مخلص نوجوان اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ تا اس عظیم الشان فریضہ کے ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور جس کی آپ نے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی۔ چنانچہ حضرت اقدس ایک موقعہ پر وقف کی اہمیت اور اس کے اجر جزیل کا تذکرہ فرماتے اور اپنی جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"سچا اسلام یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے۔ تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایما کر کے فرماتا ہے من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اس جگہ اسلم وجھہ للّٰہ کے معنی یہی ہیں۔ کہ نیک نیتی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے۔ اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کر دے۔ اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔" (ملفوظات)

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اس بات کی بے حد خواہش تھی کہ دین اسلام کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کرنے والے مجاہد پیدا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

" انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو۔ کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا۔ اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہر گز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔" (ملفوظات)

حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود واطلع اللہ شموس طالعہ بھی متعدد بار اور متواتر اپنے خطبات اور ملفوظات میں وقف زندگی کی طرف جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دو تازہ خطبات میں حضور نے جماعت کے نوجوانان کو مخاطب فرمایا ہے۔ حضور نے ۲۵ جنوری کے خطبہ میں فرمایا:۔

"پس یہ وقت ہے کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے ..... ہمارے وقف اور صحابہؓ کے وقف میں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ہم واقفین اپنے ملک سے باہر بھیجتے ہیں۔ لیکن صحابہؓ دوسرے ملک سے اپنے ملک میں بلائے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں وقف کی صورت یہ تھی۔ کہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ میں وقف کی یہ صورت ہے۔ کہ اپنا وطن اور اپنا گھر بار چھوڑ کر غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے چلے جاؤ..... پس ہمارے واقف جو حقیقی طور پر اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں وہ بھی مہاجر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وطن اور اپنے گھر بار چھوڑ دیئے۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں۔ اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہو گی۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے دس آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ بھی پوری نہ ہو۔ اور دوسری طرف جنگ یورپ میں اپنی قوموں کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے لکھو کھہا آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہو۔ اب جبکہ اسلامی جنگ شروع ہوئی ہے۔ تو قدرتی بات ہے۔ کہ باہر سے مانگ پر مانگ آئے گی۔"

اس سے بعد کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"یہ کام کا وقت ہے۔ باتیں بتانے کا وقت نہیں۔ خدا تعالےٰ تمہارے دلوں پر نگاہ کئے بیٹھا ہے...... تم جانتے نہیں ہو۔ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔"

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہاں تک فرما دیا:۔

"پس وہ لوگ جو خدائے واحد کے لئے اپنی زندگی دیتے ہیں۔ وہ موت قبول نہیں کرتے بلکہ زندگی قبول کرتے ہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے جان دینے سے دریغ کرتے ہیں۔ وہ زندگی حاصل نہیں کرتے بلکہ موت کو قبول کرتے ہیں پس تمہارے سامنے دونوں راہیں ہیں۔ زندگی کی بھی اور موت کی بھی۔ تم میں سے ہر عقلمند اپنے لئے خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ کیا وہ موت کو پسند کرتا ہے یا زندگی کو؟ کیا وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کے دین کے لئے اپنی جان پیش کر کے اس کی محبت اور ابدی زندگی کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یا بظاہر اپنی جان بچا کر لعنت کی موت اور گمنامی کی ذلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔" ("الفضل" ۵ فروری ۱۹۴۶ء)

پس اے نوجوانان احمدیت! اٹھو اور کمر ہمت کس لو۔ جس نے ابھی تک اپنی زندگی وقف نہیں کی وہ سن لے کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ نوجوان میدان جہاد میں دلیرانہ وار کود پڑیں۔ اور اپنے [illegible] دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچ جائیں [illegible]

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کی تبلیغی جدوجہد

گذشتہ سال یعنی جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء سے لے کر ۲۰ دسمبر ۱۹۴۵ء تک صوبہ سندھ میں بیعت کرنے والوں کی تعداد ایک سو تھی۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سندھ کی بیعت نو تھی۔ اس سال کے جلسہ پر یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے چودہ ہے۔ اور اسے شامل کر کے دسمبر ۱۹۴۵ء کی کل تعداد بیعت ۲۸ ہے الحمدللہ! اس سال کا ابتدا ایک مبارک مستقبل کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ دسمبر کی بیعت میں زیادہ تعداد کنری اور مضافات کی جماعتوں کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کی ہے۔ جن پر بلاواسطہ اور بالواسطہ مناظرہ کا اثر ہے۔ مناظرہ کنری سے فائدہ اٹھانا بالخصوص ضلع تھر پارکر کی جماعتوں کا کام ہے۔ کیونکہ اس وقت کی غفلت موجب نقصان ہو سکتی ہے اس وقت بفضل خدا حالات سازگار ہیں۔ یہانتک کہ ہمارے خاص مخالفوں پر بھی جن میں بعض اس مناظرہ کے سرگرم منتظم اور بعض ان کے قرابت دار ہیں۔ ایک خوشگوار اثر ہے۔

صوبہ سندھ تبلیغ احمدیت کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس صوبہ کے متعلق کئی سال پیشتر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک رویا دیکھا تھا۔ جس کے متعلق حضور نے فرمایا:- "میں نے دیکھا کہ میں بھاگا جا رہا ہوں۔ اس حالت میں میں زمین پر پاؤں لگنے کے لئے دعا کرتا ہوں۔ مگر نہیں لگتے۔ سکھر میں میں نے یہ دعا کی کہ سندھ میں میرے پاؤں لگیں۔ جب میں وہاں پہونچا۔ تو وہاں میرے پاؤں لگ گئے۔"

حضور فرماتے ہیں:- "میرا خیال ہے کہ اگر پورے طور پر زور دیا جائے۔ تو بہت تھوڑے عرصہ میں وہاں کئی لاکھ احمدی ہو سکتے ہیں۔"

موجودہ صورت یہ ہے کہ:-

(۱) بعض جماعتیں ایک حد تک تبلیغ میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور ان کی کوششوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرما رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کی تبلیغ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔

(۲) جماعت ہائے ناصر آباد۔ محمود آباد۔ احمد آباد۔ اور نصرت آباد نے مناظرہ کنری سے پیدا شدہ بیداری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(۳) صوبو دیرو۔ کمال ڈیرو اور ہشن باڈا کی جماعتوں کی طرز تبلیغ زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو رہی۔ ضرورت ہے کہ یہ جماعتیں اپنی سابقہ طرز تبلیغ میں تبدیلی کریں۔

(۴) ضلع نواب شاہ کی پنجابی جماعتوں نے اپنے آپ کو تا حال پراونشل نظام میں منسلک نہیں کیا۔ انہیں جلد تر اس نظام میں شامل ہونا چاہیئے۔

آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہوار تبلیغی گوشوارہ جس میں یکجائی طور پر سب جماعتوں کے تبلیغی کوائف درج ہوا کریں گے ہر جماعت کو بھجوایا جایا کرے گا۔ دسمبر کا گوشوارہ جو بھجوایا گیا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جنوری کے گوشوارہ سے ایک نقل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور بھجوائی جایا کرے گی۔ امید ہے دوست تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دیں گے۔ خاکسار احمد الدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ

گوشوارہ تبلیغ جماعت ہائے سندھ بابت ماہ فتح ۱۳۲۴ھش دسمبر ۱۹۴۵ء

نمبر	نام جماعت	تعداد بالغ افراد	تبلیغ کرنے والوں کی تعداد	تعداد افراد زیر تبلیغ	تبلیغ میں کمی یا بیشی بمقابلہ ماہ گذشتہ	تعداد تقسیم ٹریکٹ و کتب	تعداد نومبایعین
۱	کنری	۱۹	۹	۷۶		۵	۴
۲	محمود آباد	۴۴	رپورٹ	موصول	نہیں	ہوئی	×
۳	ناصر آباد	۴۱	۷	۲۴		×	۱
۴	احمد آباد	۵۵	رپورٹ موصول نہیں ہوئی				۱
۵	محمد آباد	۷۰	۹ وفد + ۱۰ افراد	۶۴		×	۵
۶	ظفر اسٹیٹ (اے)	۷	رپورٹ	موصول	نہیں ہوئی		×
۷	ظفر اسٹیٹ (بی)	۵	"	"	"		×
۸	نصرت آباد	۲۴	"	"	"		۱
۹	بشیر آباد	۱۴	"	"	"		×
۱۰	ڈگری	۲					×
۱۱	کوٹ احمدیاں	۲۳	"	"	"		×
۱۲	چک نمبر ۲۰۰						×
۱۳	احمد نگر						×
۱۴	چک نمبر ۱۷۰ الف	۲۲	"	"	"		×
۱۵	میر پور خاص						۲
۱۶	حیدر آباد سندھ	۱۱	۶	۴۴		۶۹۰	×
۱۷	کراچی	۸۰	۵			۲۵۰	×
۱۸	ہشن باڈہ	۵۰	رپورٹ	موصول	نہیں ہوئی		۱
۱۹	نواب شاہ						×
۲۰	کمال ڈیرہ	۷	"	"	"		×
۲۱	صوبو دیرو	۱۴	۸	۳۹	—		×
۲۲	سکھر۔ روہڑی	۳۰	دسمبر میں اجتماعی تبلیغ نہیں ہوئی انفرادی طور پر ہوئی۔ ایک دوست بیعت کرنے کے قریب ہے				
۲۳	نور آباد						۱
۲۴	گوٹھ ننھے خاں						×
۲۵	گوٹھ امام بخش						۱ (دریا خان مری ۱)
۲۶	حاجی سیال						۶
۲۷	نسیم آباد						۱
۲۸	چک نمبر ۱۸ اکھیراج						×
۲۹	راد تیانی						۱
۳۰	کوٹلی						۴

جلسہ سالانہ پر جانے کی وجہ سے بعض جماعتیں رپورٹیں نہیں بھجوا سکیں

یہاں آ کے بگڑے سنبھلتے ہیں کیا کیا

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

حوادث کے طوفان چلتے ہیں کیا کیا
زمین کو ہلانے مچلتے ہیں کیا کیا

بلائیں فلک سے برستی ہیں پیہم
مصائب زمین سے نکلتے ہیں کیا کیا

خدا سے بغاوت کا ہے یہ نتیجہ
بگڑتے ہیں وہ جو سنبھلتے ہیں کیا کیا

خدا کے غضب سے بچیں گے یہ کیونکر
کہ ہر شے سے فتنے اُبلتے ہیں کیا کیا

جماعت میں احمدؐ کی آ جاؤ پیارو
عذاب اس کی نسبت سے ٹلتے ہیں کیا کیا

ابھی جنگ اک اور سر پر کھڑی ہے
کہ دل جس کے ڈر سے دہلتے ہیں کیا کیا

بظاہر ہیں ساکن مگر دیکھ لو گے
سمندر اُگلنے نگلتے ہیں کیا کیا

خدا کی خلافت ہے دارالاماں میں
یہاں آ کے بگڑے سنبھلتے ہیں کیا کیا

وہ دولت ملی ہے خلافت سے گوہر
عدو دیکھ کر ہاتھ ملتے ہیں کیا کیا

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں ایک ماہ کی پوری آمد

دینے والے مخلصین کی فہرست

ذیل میں ایک فہرست اُن اصحاب کرام کی پیش کی جاتی ہے۔ جن کے وعدے دفتر دوم کے سال دوم میں پوری ایک ماہ کی آمد کے ہیں۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ جو احمدی دفتر دوم کے جہاد میں ایک ماہ کی پوری آمد نہ دے سکے۔ وہ اگر چاہے تو ⅓ حصہ دیکر شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی میں یہ طاقت بھی نہیں۔ تو وہ ⅙ حصہ دے کر شامل ہو جائے۔ مگر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے خدا کے نمائندہ کے بے دریغ قربانی کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔!

"ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم جس کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسلام اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا۔ جو غیروں کے پاس جا چکا ہے"۔ پس حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہو کر بے دریغ قربانی کرنی چاہیئے اس غرض سے یہ فہرست شائع ہو رہی ہے۔ کہ اگر اب تک آپ نے تحریک جدید کے جہاد میں حصہ نہیں لیا ہے تو آپ ان احباب کی مثال سے جنہوں نے ایک ماہ کی پوری آمد حضور کے پیش کی ہے۔ باوجود اپنے ذاتی روپیہ ذاتی کاروبار کی مشکلات کے۔ تو آپ اس جہاد میں شامل ہوں۔ فہرست یہ ہے:۔

سال دوم کے دوسرے سال میں پوری آمد کا وعدہ کرنیوالے مجاہدین کی فہرست

- ثناء اللہ صاحب۔ دہلی ۱۱۰-۰-۰
- حوالدار کلرک شیخ محمد صاحب فیلڈ سروس ۶۷
- کیپٹن منظور احمد صاحب ۶۰۰-۰-۰
- مرزا بشیر احمد بیگ صاحب دعوۃ و تبلیغ ۷۲-۰
- محمد سعید صاحب قطبیال ۲۳-۰-۰
- اہلیہ کیپٹن حبیب احمد صاحب چک ۱۲۷ لائلپور ۵۰-۰-۰
- شیخ سراج دین صاحب چک پیچھے ۵۲-۰-۰
- خورشید احمد صاحب شاہدرہ دہلی ۳۱-۰-۰
- رائے علی اکبر صاحب آنبہ شیخوپورہ ۷۶-۰-۰
- آغا عبد الرحمن خان صاحب فیلڈ سروس ۶۰-۰-۰
- نور الدین صاحب شاہپورڈی قادیان ۲۳-۰-۰
- احمد الدین صاحب شاہپوڑی ۳۶-۸-۰
- نصیر احمد صاحب حقانی بمبئی ۸۵-۰-۰
- جمعدار تاج الدین صاحب بریلی ۶۲-۰-۰
- عطاء اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ دیہاتی قادیان ۴۴
- قریشی مظفر حسین صاحب لائلپور کینٹ ۶۵-۰-۰
- چوہدری محمد حسین صاحب شادیوال گجرات ۳۵-۰-۰
- محمد یوسف صاحب کلرک دفتر اشاعت قادیان ۴۵-۰-۰
- مستری علی بخش صاحب لیٹر پوالہ جالندھر ۵۱-۰-۰
- خالد احمد صاحب ہبٹی کٹنی ۷۱-۰-۰
- بشیر احمد صاحب سیکھوانی آفیسر جموں ۱۸۰-۰-۰
- عبد اللطیف صاحب ۶۰۹ بمبئی ۶۸-۰-۰
- اے آر بشارت احمد صاحب SEAC ۸۴-۰-۰
- قاضی محمد رضوان صاحب برما ۱۰۰-۰-۰
- سید محمود احمد صاحب دہلی ۹۷-۰-۰
- اٰمۃ الرحمن صاحبہ ۷۲-۰-۰
- SP محمد شریف صاحب ٹی جوریس ۵۰۰-۰-۰
- صوبیدار میجر غلام نبی صاحب ۳۰۰-۰-۰
- میاں خدا بخش صاحب قادیان ۳۱-۰-۰
- راجہ نصر اللہ خان صاحب جھانسی ۹۱-۰-۰
- محمد شریف صاحب خالد کلکتہ ۷۰-۰-۰
- محمد عبد القیوم صاحب دار الفضل ملازم بٹری ۸۵-۰-۰
- نذیر احمد صاحب قریشی۔ ہاشمی دہلی ۱۵۲-۰-۰
- محمد یعقوب صاحب کاتب ننگل باغبانان ۷۸-۰-۰
- عبد الرزاق صاحب کلکتہ ۷۸-۰-۰
- بشیر خان صاحب ملوٹ جہلم ۸۰-۰-۰
- محمد منیر صاحب SEAC ۸۰-۰-۰
- حمید اللہ خان صاحب دہلی ۱۷۰-۰-۰
- چوہدری احمد زمان صاحب بنگول فیلڈ سروس ۵۵-۰-۰
- محمد ثناء اللہ صاحب روڑ ۱۳۱-۰-۰
- حوالدار کلرک محمد ناصر الدین صاحب لاہور چھاؤنی ۵۰-۰-۰
- نائک محمد مرزا صاحب پونہ ۵۹-۸-۰
- لیس نائک سردار خان صاحب پونہ ۳۱-۸-۰
- مس غلام سرور صاحب خانپور ۵۰-۰-۰
- محمد رفیق صاحب فیلڈ سروس ۶۴-۱۴-۰
- عطاء الحق صاحب دار العلوم ۳۰-۰-۰
- لفٹیننٹ صاحب الدین صاحب دار البرکات ۲۰۰
- ای۔ کے۔ صاحب کھپیال ۷۰-۰-۰
- نذیر روشن دین صاحب SEAC ۱۰۰-۰-۰

- چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زید کا ۵۰-۰-۰
- ماسٹر ظہور الدین صاحب گوجرانوالہ ۵۵-۰-۰
- محمد ابراہیم صاحب آتش میک ورکس ۵۰-۸-۰
- بابو محمد صادق صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۸۵-۰-۰
- ولی محمد صاحب شاہپور بسدر ۸۰-۰-۰
- حوالدار کلرک چوہدری محمد حسین صاحب واہ ۷۵-۰-۰
- عبد الرشید صاحب انبالہ کینٹ ۳۷-۰-۰
- سپاہی محمد عبد اللہ صاحب ۲۶-۰-۰
- محمد حفیظ صاحب بن باجوہ سیالکوٹ ۴۰-۰-۰

دفتر اول کے بارھویں سال میں وعدہ کرنے والے مجاہد نہ صرف بارھویں سال کا وعدہ ۱۵ فروری تک نمایاں اضافہ سے پیش کریں۔ بلکہ وہ دفتر دوم کا ایک مجاہد بھی اپنی روحانی نسل جاری رکھنے کیلئے کھڑا کریں۔ والسلام برکت علی خان فنانشل سیکرٹری

اعلان ضروری

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ اُمیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۵۰/-۳۰ روپیہ ماہوار اس کے علاوہ ۸/۹ روپیہ گرانی الاؤنس درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان آنی چاہئیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

وصیت

نمبر ۹۲۰۷: منکہ عبد اللہ خاں ولد شیخ نور الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھارا ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے مبلغ ۵۰ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ عبد اللہ خاں بقلم خود موصی۔
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل سیالکوٹی
گواہ شد:۔ عبد اللہ سیالکوٹی

اعلان نکاح

۴ رفروری ۱۹۴۶ء بعد نماز عصر میرے برادر عزیز مرزا محمد رفیع پسر مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم کا نکاح زینب قدسیہ بیگم صاحبہ بنت قریشی امیر احمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اور خصوصیت سے دعا کیلئے احباب کو تحریک فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں، کہ یہ تعلق جانبین کے لئے موجب صبر و برکت ہو۔

مرزا محمد صادق محلہ دارالبرکات

"مجھ سے سُنئے۔ اس سال میں ۵۵ برس کا ہو کر ملازمت سے سبکدوش ہو گیا۔ آپ میرے حال پر افسوس نہ کریں۔ مجھے کوئی فکر نہیں۔ ... میں نے اتنا روپیہ جمع کر لیا تھا کہ ملازمت کے بعد فراغت سے بسر کر سکوں۔ آپ پوچھیں گے کس طرح؟ سیدھی سادی بات ہے۔ میں نے نوجوانی ہی میں بچت کی عادت ڈال لی تھی۔ اُس وقت مجھے کوئی بڑی تنخواہ نہیں ملتی تھی مگر میں ہر مہینے کچھ نہ کچھ بچا کر محفوظ مد میں لگاتا رہتا تھا۔"

ہر شخص ہزار یا پانچ ہزار روپے پس انداز نہیں کر سکتا۔ بہت سے لوگ جنہیں چند روپوں سے زیادہ کی بچت نہیں ہوتی وہ سرے سے روپیہ بچانا ہی بیکار سمجھتے ہیں۔ اُن کا خیال غلط ہے۔ معقول رقمیں جمع کرنے کا سادہ سا اُصول یہی ہے کہ خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو، ہر مہینے کچھ نہ کچھ بچایا ضرور جائے۔ یہی معمولی بچت رفتہ رفتہ اتنی معقول اور کارآمد رقم بن جائے گی کہ آپ کو خود حیرت ہو گی.... باقاعدگی سے بچانے کا گُر سیکھئے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیں جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹس، سرکاری قرضوں، ڈاک خانے اور سیونگز بینک کھاتے، بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کے بچت کھاتے میں آپ بہت چھوٹی رقمیں بھی لگا سکتے ہیں۔ ان میں آپ کی رقم محفوظ رہے گی اور بڑھتی بھی رہے گی۔ خام ہو صنعتی اشیا، جواہرات، زمین یا عمارات خرید کر اپنی بچت کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ امکان یہی ہے کہ ان کی قیمت گھٹ جائیگی۔ آئندہ کیلئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائنس نے شائع کیا

انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے خدا اور پیارے رسول کی پیاری باتیں	۲
چار ہزار قیمتی اقوال	۰—۰—۲
پیارے امام کی پیاری باتیں	۰—۰—۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰—۱۰—۰
نماز مترجم بالتصویر	۰—۴—۰
سرور انبیاء کے بے نظیر کارنامے	۰—۴—۰
دنیا کا آئندہ مذہب	۰—۴—۰
آسمانی پیغام	۰—۴—۰
پیغام صلح معہ دیگر مضامین	۰—۴—۰
دو نوجہاں میں فلاح پانے کی راہ	۰—۴—۰
نظام نو	۰—۲—۰
مختلف تبلیغی رسالے	۰—۱۲—۰
	۸—۰—۰

جملہ آٹھ روپیہ کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چھ روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔
چار روپیہ کی کتب تین روپیہ میں پہنچا دی جائیگی

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

ہمدرد نسواں نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کا تجربہ فرمودہ
اٹھرا کے مریضوں کیلئے
نہایت مجرب مفید ہے۔
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۷؍فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں سر فلپ میسن وار سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ آزاد ہند فوج کے ۱۹۵۰۰ نوجوان گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۱۱۰۰۰ کو بغیر کسی شرط کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور صرف ان افراد پر مقدمہ چلایا گیا۔ جن کے خلاف ظلم اور قتل کے سنگین الزامات ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد کو جس پر بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے کا الزام تھا معمولی جرمانہ کے بعد رہا کر دیا گیا۔ مسلم لیگ کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ کیپٹن عبدالرشید پر بھی وہی الزامات ہیں۔ جو پہلے تین افسروں پر تھے۔ اور ان کی طرح ان کے بھی چال چلن کے متعلق ریمارکس بہت اچھے تھے۔ عدالت نے سزا بھی ایک ہی قسم کی دی۔ مگر کمانڈر انچیف نے اس کے ساتھ اس قسم کی رواداری نہیں برتی۔ جیسی پہلے ملزموں کے ساتھ برتی گئی تھی۔ اس کے جواب میں سر فلپ میسن نے کہا۔ کہ اس مقدمہ کی نوعیت پہلے مقدمہ سے جداگانہ ہے۔

طہران ۷؍فروری۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ برطانوی اور ہندوستانی فوجیں جو ایران میں مقیم ہیں۔ ۲؍مارچ تک وہاں سے ہٹالی جائینگی۔

دہلی ۷؍فروری۔ حکومت ہند نے فوجی نوجوانوں کو غیر ممالک میں اعلیٰ ٹیکنیکل ٹریننگ دینے کے لئے بہت سے وظائف مقرر کئے ہیں۔ حکومت انہیں دو سال تک غیر ممالک میں تعلیم دلائے گی۔ اور ان کے سارے اخراجات کی متحمل ہوگی۔

دھنباد ۷؍فروری۔ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت ہند نے ایک الگ فنڈ قائم کر رکھا ہے۔ کل ایک جلسہ میں یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ اس رقم کو مزدوروں کی تعلیم و تربیت پر صرف کیا جائے۔

واشنگٹن ۷؍فروری۔ صدر ٹرومین نے ملک میں زیادہ اناج پیدا کرنے اور بہتر صورت میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں اناج سٹاک کرنے کے احکام صادر کئے ہیں۔ آسٹریلیا ارجنٹائن میں بھی اس قسم کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ زیادہ اناج والے ملک اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ضرورت کے وقت محتاج ممالک کو گندم مہیا کی جائے۔

مدراس ۷؍فروری۔ گورنر مدراس کے مشیر نے کل ایک بیان میں مدراس میں اناج کی کمی کے بواعث کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پچھلے پچاس سال سے صوبہ کی مالی پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ صرف ایسی فصلیں اگائی جائیں۔ جن سے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ منافع ہو۔ اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ کہ زیادہ اناج پیدا ہو سکے۔

دہلی ۷؍فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں حکومت ہند کے محکمہ تار اور ڈاک کے سیکرٹری نے عملہ میں تخفیف کرنے کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ عرصہ جنگ میں ۲۵ ہزار نئی آسامیوں پر عارضی طور پر آدمی لگائے گئے تھے۔ محکمہ میں بہت سے نئے شعبے کھل جانے کی وجہ سے پہلے کی نسبت کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ان میں سے صرف چھ ہزار آدمیوں کو مستقبل قریب میں فارغ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ وہ بھی اس لئے کہ فوج سے واپس آنے والوں کو ملازمتیں دی جا سکیں۔ اس محکمہ میں ہر سال تین ہزار نئے کارکن بھرتی کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے ان کا حق ہوگا۔ جنہیں اس وقت فارغ کیا جائیگا۔

تنخواہوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ تنخواہوں کے نئے گریڈ تجویز کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کیا جائیگا۔ جس میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اور وہ یہ سوچے گا۔ کہ نئے گریڈ کس سکیل کے مطابق بڑھائے جائیں۔

دہلی ۷؍فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں مختلف سوالات دریافت کئے گئے۔ جن کے جوابات کا خلاصہ یہ ہے۔ آزاد ہند فوج کے ذکر میں کہا گیا۔ کہ اس وقت یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ پہلی آزاد ہند فوج کے بانی کیپٹن موہن سنگھ پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ یا نہیں۔ جاوا میں ہندوستانی فوجوں کے متعلق کہا گیا۔ موجودہ شورش میں ہندوستانی اور برطانوی فوج کے ۱۷۱ سپاہی کام آئے۔ ۴۰۵ گھائل ہوئے اور ۱۹۳ لاپتہ ہیں۔ سیاسی نظر بندوں کے متعلق جب پوچھا گیا۔ تو کہا گیا۔ کہ اس مہینہ کے شروع میں ہندوستان کے مختلف جیلوں میں ۴۹۳ نظر بند تھے۔ جن میں سے صرف تین کو حکومت ہند کے ایما پر نظر بند کیا گیا ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ان کو دکھ دیا گیا۔

لکھنؤ ۷؍فروری۔ یو۔پی کی پراونشل لیجسلیٹو اسمبلی میں امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی تفتیش کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ۵۷ کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان میں مسز وجے لکشمی پنڈت بھی شامل ہیں۔

پشاور ۷؍فروری۔ سرحد اسمبلی کے دو امیدواروں کی کامیابی کا آج اعلان کیا گیا۔ کامیاب ہونے والے دونوں امیدوار کانگرسی ہیں۔ اور ان کے مقابل مسلم لیگی۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر خان صاحب ہیں۔ جن کے مقابلہ میں قاضی محمدؐ اکبر (مسلم لیگ) نے شکست کھائی۔

ٹوکیو ۷؍فروری۔ جنرل میکارتھر نے جاپانی جنگی مجرم جنرل یاماشیٹا کی سزا کی تصدیق کر دی ہے۔ جنرل یاماشیٹا نے سپریم کورٹ کے سامنے اپیل دائر کی تھی۔ جو نامنظور ہوئی۔ اب اس کو پھانسی دی جائے گی۔

کلکتہ ۷؍فروری۔ صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی مولانا ابوالکلام آزاد آج کلکتہ سے شیلانگ روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں پہنچ کر مسٹر گوپی ناتھ کو آسام کی وزارت مرتب کرنے کے بارے میں صلاح و مشورہ دیں گے۔

بنگلور ۷؍فروری۔ آج وائسرائے ہند لارڈ ویول مدراس کے اس علاقہ کو دیکھنے گئے۔ جہاں بارش بالکل نہیں ہوئی۔ آپ کے ہمراہ گورنر مدراس بھی تھے۔

دہلی ۷؍فروری۔ صدر آل انڈیا مسلم لیگ مسٹر محمدؐ علی جناح سے برطانوی پارلیمانی وفد نے ایک دعوت کے موقعہ ان کی کوٹھی پر ملاقات کی۔ یہ دعوت نواب صاحب قلات کے اعزاز میں دی گئی تھی۔

دہلی ۷؍فروری۔ رائل ایر فورس کی شکایات پر غور کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو بہت جلد اپنا کام شروع کر دیگا۔

کراچی ۷؍فروری۔ آج دوپہر کو سر غلام حسین ہدایت اللہ نے گورنر سندھ سے ملاقات کی۔ جس میں وزارت مرتب کرنے کے بارے میں گفت و شنید ہوئی۔ آپ کل پھر گورنر سے ملاقات کریں گے۔ شام کو کولیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید نے بھی گورنر سے ملاقات کی۔ نواب زادہ لیاقت علی جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ سندھ کی صوبائی کیبنٹ میں مسلم لیگ کسی ایسے نمائندے کو شامل نہ کرے گی۔ جو اس کا ممبر نہ ہوگا۔

لنڈن ۷؍فروری۔ آج اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔ جس میں یونان کے مسئلہ کو پیش کیا جائیگا۔ یونان سے برطانوی فوجیں نکالنے کے بارے میں جو الجھاؤ پڑ گیا تھا۔ کل مختلف ملکوں کی ایک غیر رسمی میٹنگ میں اس کا حل سوچ لیا گیا۔ کل کے اجلاس میں موسیو وشنسکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یونان کے بارے میں جو سخت الفاظ استعمال کئے گئے تھے میں انہیں واپس لیتا ہوں۔ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی فوجیں یونان سے بہت جلد نکال لے۔ اس کے بعد یہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اس عرصہ میں مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے موسیو وشنسکی کے بیان کے ترجمہ کو نہایت دلچسپی سے پڑھا۔ آج اس کا جواب دیا جائے گا۔ خیال ہے۔ کہ آج کے اجلاس میں شام و لبنان کے علاوہ انڈونیشیا کے معاملہ کو بھی زیر بحث لایا جائیگا۔

بیت المقدس ۷؍فروری۔ شورش پسند یہودیوں کی شرارتوں کی وجہ سے کہیں کہیں مظاہرات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کل مظاہرین کے ایک گروہ نے ایک یورپین چوکی پر حملہ کر دیا۔ جس سے ایک سپاہی ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا۔ دو یہودی مارے گئے۔ اور چار زخمی ہوئے۔

لنڈن ۷؍فروری۔ ایسی سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ جن کی مدد سے جنگ کے بعد پہلے سال کے اختتام تک ایک لاکھ نئے ٹیلیویژن سیٹ مہیا ہو جائینگے۔ ایک سیٹ کی قیمت ۵۰ پونڈ